سلسلہ ۲۰۲۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# عالم اسلام کا سب سے اہم مسئلہ

حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی

ذیل میں ہم حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدّظلہ کی وہ فکر انگیز، بصیرت افروز، چشم کشا تقریر پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔ جو مولانامدظلہ نے ۱۶ جولائی ۱۹۹۵ء کو دارالعلوم میں مجلس شوریٰ کے موقع پر علماء و مفکرین اور دیگر بہت سے جدید تعلیم یافتہ حضرات کی موجودگی میں طلباء دارالعلوم کی انجمن میں طلبہ کی دعوت پر جمالیہ ہال میں فرمائی تھی۔ تقریر میں جس اہم خطرہ کی طرف نشاندہی کی گئی ہے علماء و مفکرین نیز جدید تعلیم یافتہ حضرات کو غور و فکر کے ساتھ پڑھنے کے بارے میں ہم مولانا سید سلیمان ندوی ؒ کی زبان میں بس اتنا ہی کہنے کی جرأت کرسکتے ہیں کہ رب کریم پڑھنے والوں کو

؎ دل دانا دل بینا دلِ شنوا دیدے

ہدیہ بطور صدقہ جاریہ ایک روپیہ

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علٰی سید المرسلین وخاتم النبیین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ومن تبعھم باحسان ودعا بدعوتھم الٰی یوم الدین۔ اما بعد۔ فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ ووصی بھا ابراھیم بنیہ ویعقوب یبنیّ اِنّ اللّٰہ اصطفٰی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون۔

میرے مکرم احباب، مہمانان کرام اور طلباء عزیز اس وقت میں ایسے جسمانی عوارض اور ذہنی مشغولیتوں اور تفکرات اور بعض ایسی کشمکش کی چیزوں میں مبتلاء تھا کہ میرے لئے مناسب تھا کہ میں معذرت کردیتا کہ یہ اپنا گھر ہے کسی وقت بھی خطاب ہوسکتا ہے طلبہ بھی یہیں ہیں لیکن میں نے اس وقت وعدہ کرلیا تھا اور موضوع کی اہمیت بھی ایسی تھی کہ اس بارے میں کچھ کہوں، میں آپ سے بے تکلف اس وقت بات کرنا چاہتا ہوں، میرے سامنے عزیز نوجوان طلبہ ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ میرے طبقے اور میرے

www.abulhasanalinadwi.org

ماحول اور گردو پیش کے لوگوں میں بہت کم لوگوں کو ایسا موقع ملا ہوگا، دنیا کی سیاحت خاص طور پر عالم اسلام کی سیاحت کا جو اس ناچیز کو ملا، یہ فخر کی بات نہیں ایک آزمائش کی بات تھی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک غیبی اور تقدیری سامان تھا کہ جہاں تک عالم اسلام کا تعلق ہے مراکش سے لے کر اور اسپین کو اگر شامل کیا جائے تو وہ بھی بہت بڑا اسلامی تہذیب کا مرکز رہا ہے وہاں بھی جانا ہوا اور اسپین سے لے کر یہاں جنوبی ایشیا کے مسلم ممالک تک مجھے جانا ہوا۔ عرب ممالک میں سے کوئی اہم ملک چھوٹا نہیں، پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایسے اسباب فراہم کئے کہ مجھے یورپ کے سفروں کا اور یورپ کو بہت قریب سے دیکھنے کا اور وہاں بار بار جانے کا موقع ملا۔ اس کے علاوہ، فرانس، جرمنی اور ترکی، سوئزرلینڈ بھی گیا، آخر میں روس جانا ہوا اس کے علاوہ جہاں تک عربی اور اسلامی ممالک کا تعلق ہے وہاں صرف جانا ہی نہیں بلکہ رہنا بھی ہوا، بعض جگہ کئی کئی مہینے رہنا ہوا اور وہاں کی زندگی کے ہر شعبے میں اور ہر صنف اور ہر ذوق اور ہر فن کے لوگوں سے ملنا ہوا، ان میں بڑے بڑے دانشور بھی تھے، ادیب تھے، مصنف بھی تھے اور مفکر بھی تھے، قائد بھی تھے، انشاء پرداز بھی تھے، صحافی بھی تھے، سب سے ملنا ہوا۔

خاص طور پر مصر میں جو کہ عالم عربی کے لئے وہ درجہ رکھتا ہے جو کبھی ولایت کا درجہ تھا ہندوستان میں جب اسلامی حکومت تھی تو ولایت، افغانستان اور ایران وغیرہ کو کہتے تھے اور شمالی ہندوستان اور اس کے بعد انگریز ہندوستان میں آگئے تو ولایت انگلستان کو کہتے تھے تو وہ (مصر) بھی صرف عالم

www.abulhasanalinadwi.org

عربی کے لئے ایک رہنما اور ایک معلم، مربّی، مفکر اور ایک نمونہ کی حیثیت رکھتا ہے وہاں ہفتوں نہیں مہینوں رہنا ہوا۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اس وقت عالم اسلام کا سب سے اہم مسئلہ، سب سے نازک مسئلہ، سب سے فکر اور آزمائش کا، کفر و تردد کا مسئلہ، اور سب سے زیادہ قابل توجہ مسئلہ یہ ہے کہ عالم اسلام کی فکری، علمی، تصنیفی، اخلاقی اور اخیر میں سیاسی قیادت اس طبقے کے ہاتھ میں آگئی ہے کہ جو اسلام کی ابدیت کا تقریباً منکر ہے، اور اسلام کے بارے میں وہ صرف احساس کمتری ہی میں مبتلا نہیں بلکہ مایوسی ہے اور اس کے دل میں یہ احساس بیٹھ گیا ہے، اور اس نے ایک فکر اور ایک فلسفہ اور دعوت کی حیثیت اختیار کرلی ہے کہ اسلام اس زمانے میں، اس جدید دور میں، اس ترقی یافتہ دور میں قیادت کی صلاحیت نہیں رکھتا، یہ ایک تعصب کی بات ہے اور ایک قدامت پرستی کی بات ہے کہ دیندار طبقہ بار بار مطالبہ کرتا ہے، احکام شرعی کے نفاذ کا اور تنقید کرتا ہے جدید تعلیم یافتہ طبقے پر، اور وہ مطمئن نہیں ہے زندگی سے، ورنہ اصل یہ ہے کہ اسلام اپنا کام ختم کرچکا ہے، اس کی تاریخ جنھوں نے پڑھی ہے اس کا انکار نہیں کرسکتے کہ یہ بدیہی حقیقت ہے کہ جس وقت اسلام کا ظہور ہوا، دنیا اس وقت بہت ہی پسماندہ تھی اور برسرِ انحطاط نہیں بلکہ برسرِ تنزل بھی نہیں بلکہ وہ بالکل ایک رکاکت ذہنی و عقلی اور تفسّل کی حالت میں تھی۔ جس کو اسلام نے اور قرآن مجید کے اعجاز نے قرآن مجید کی بلیغ زبان نے جس سے زیادہ بلیغ زبان ہو نہیں سکتی، جاہلیت کا نام دیا ہے، اور عربی زبان ہی نہیں کسی زبان کو کھنگالیے، میں ایک عربی زبان

www.abulhasanalinadwi.org

کے طالب علم کی حیثیت سے کہتا ہوں، مختلف زبانوں سے جو آشنائی رکھتا ہے ان سے کچھ اس کا اشتغال رہا ہے کہ بڑے بڑے ادباء بھی دنیا کے جمع ہوجائیں، تو اس کے لئے جاہلیت سے زیادہ بلیغ، وسیع، عمیق، کثیر المعانی اور اس سے زیادہ صحیح تعبیر کرنے والا لفظ ملے گا نہیں۔

یہ قرآن مجید کا اعجاز ہے کہ اس نے اس کو عہد جاہلیت سے تعبیر کیا ہے تو جب جاہلیت کا دور تھا، دنیا میں اس وقت اسلام آیا، اور اس نے مفید کام کیا" اس نے کچھ انسانیت کی خدمت کی، کچھ ایسے غلط کام ہو رہے تھے، انسانیت خود کشی پر آمادہ تھی اس نے اس کو خود کشی سے بچایا، لڑکیوں کو دفن کرنے والی عادت سے، جاہلیت کی رسم سے بچایا، عورتوں کو کچھ حقوق دلائے، کچھ مساوات کا سبق پڑھایا اور کچھ اخلاق کی تعلیم دی اور توحید کا بھی پیغام دیا اور توحید کا قائل بنایا، اسلام نے اپنا کام ختم کرلیا وہ تاریخ کی نظر میں اور حقیقت پسندوں کی نظر میں قابلِ تعریف بلکہ مستحق شکر ہے یہاں تک تو وہ طبقہ مانتا ہے۔ لیکن اب اس ترقی یافتہ دور میں جب سائنس ٹیکنالوجی اور پولیٹکس اور ممالک کے باہمی تعلقات اور پھر اس کے ساتھ ساتھ انسانی دماغ اور پھر آلات ان انسانوں کو نئے عقائد تک پہنچانے میں معاون ہیں، خواہ سائنس کی کتنی شاخیں ہوں سب اس میں شامل ہیں، کیمسٹری تک شامل ہے، ٹیکنالوجی شامل ہے، سب کچھ شامل ہے، ان کی ترقی کے بعد اب اسلام کے لئے منصبِ قیادت پر فائز ہونے اور اس ترقی یافتہ زمانے کی رہنمائی کرنے کا کوئی حق نہیں ہے اور یہ بہت ہی افسردہ اور ایک تعجب کی بات ہے جو کہی

www.abulhasanalinadwi.org

جارہی ہے۔ یہ میں آپ کو بتاتا ہوں کوئی راز نہیں ہے یہ عالم آشکار حقیقت ہے کہ اس وقت سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ پورے عالم اسلام کی فکری، اخلاقی اور آخری درجے مین سیاسی اور انتظامی قیادت بھی خود مسلمانوں کے اس طبقے کے ہاتھ میں آگئی ہے جو اسلام کے مستقبل سے مایوس ہے اور اسلام کو اس زمانے میں رہنمائی کے قابل نہیں سمجھتا اور وہ یورپ کی ترقیات اور یورپ کے علوم و فنون اور یورپین مصنفین کی کتابوں سے اور ان کی تصنیفات اور تحقیقات سے اور ان کے ذرائع ابلاغ سے جن چیزوں کو نشر کرتے رہتے ہیں ان سے اتنا متاثر ہے کہ جیسے کوئی کسی چیز پر ایمان لاتا ہے وہ اس پر ایمان لے آیا ہے اور وہ ایمان کچھ متزلزل نہیں ہوتا ہے۔ میں آپ کو بتاتا ہوں اور یہ اس وقت بہت بڑی چال (حکمت) تھی، بہت کم لوگوں کو معلوم ہے جب یورپ نے مشرق میں اپنا اقتدار قائم کرنے کا سلسلہ شروع کیا اور ممالک فتح کرنا شروع کئے، تو ان کے دانشوروں نے یہ ضروری سمجھا کہ ایک طبقہ ایسا ہونا چاہیئے جو ہراول دستے کا کام دے اور وہ جن ملکوں پر اپنا سیاسی اقتدار قائم کرنا چاہتے ہیں اس ملک کے ذہین Intellectual Class جو اثر انداز ہوتا ہے اور زندگی کو ڈھالتا ہے معاشرہ کی تشکیل کرتا ہے اور دماغوں کو ڈھالتا ہے وہ اس میں اپنے دین کے بارے میں، اپنے دین کے مآخذ کے بارے میں شک کا شکار ہوجائے اور وہ ان کے بارے میں احساسِ کمتری کا شکار ہو کہ ان لوگوں نے بہت ہی پسماندہ دور میں کچھ کام کیا تھا، کوشش کی تھی اور کوشش جاری ہے، اب ان کتابوں کی

www.abulhasanalinadwi.org

تصنیفات کی شکل میں۔

لیکن وہ اس وقت دنیا کی رہبری نہیں کرسکتے اس لئے انہوں نے مستشرقین کا ایک طبقہ پیدا کیا، بہت کم لوگوں کو اس کا علم ہے۔ یہ محض اتفاقی واقعہ نہیں تھا بلکہ ایک اسکیم کے ماتحت ہوا، یہ ایک پلاننگ تھی نہایت حکیمانہ اور دانشورانہ پلاننگ تھی ایک طرف تو ان کی فوجیں مشرقی ملکوں کی طرف بڑھ رہی تھیں اور ملک فتح کررہی تھیں لیکن وہ جانتے تھے کہ ملک فتح ہونے کے ساتھ اگر دماغ فتح نہ ہو۔ اور اگر وہ انسان کے پیمانوں کو تعین کرنے کی جو صلاحیت ہے کہ یہ اچھا ہے یہ برا ہے یہ بلند ہے یہ پست ہے اور یہ قدیم ہے یہ جدید ہے اور یہ قابل عمل ہے اور یہ ناقابلِ عمل ہے، جب تک اس میں اس کے بارے میں وہ ہمنوا نہ ہوجائے اس وقت تک کسی سیاسی فتح پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اور یہ ان کی ذہانت کی بات تھی کہ انہوں نے اسلام کو مشرق کی سیاسی فتح اور اس پر اقتدار قائم کرنے کے ساتھ ساتھ مستشرقین کے ذریعے، اور اپنے ہاتھوں کے مصنفین کے ذریعہ وہ لٹریچر پیدا کیا جس کے پڑھنے سے اسلام کے بارے میں، اسلامی تعلیمات کے بارے میں، اسلامی ثقافت کے بارے میں قرآن مجید کے اعجاز اور قرآن کے کلام اللہ اور وحی الٰہی ہونے کے بارے میں شکوک پیدا کردے، اضطراب پیدا کردے اور کم از کم ایک ندامت کا جذبہ اور خجالت کا احساس پیدا کردے، وہ فتح ناقابل اعتبار ہے جس کے ساتھ دماغی فتح نہ ہو اور جس کے ساتھ ذہنی تسخیر بھی ہو، میں تسخیر کا لفظ خاص طور پر بولتا ہوں، تو آج سارے عالم کا جو

www.abulhasanalinadwi.org

اصل مسئلہ ہے اور اس کی طرف بہت کم لوگوں کو توجہ ہے، میں بہت معذرت کے ساتھ کہتا ہوں، ہمارے بڑے بڑے دعوتی اداروں کو تنظیموں اور تحریکوں کو بھی پورے طور پر اس مسئلہ کی سنگینی کا احساس نہیں کہ اس وقت سب سے بڑا جوا ارتداد کا سامان ہے وہ یہ کہ عالم اسلام کے ترقی یافتہ ممالک بلکہ اب تو ترقی یافتہ سے غیر ترقی یافتہ تک یہ بات پہنچ رہی ہے۔ ان ممالک کی قیادت اس طبقے کے ہاتھ میں ہے جو اسلام کی قیادت کی صلاحیت سے مایوس ہے، اور اس کو اس زمانے کے مسائل کا حل نہیں سمجھتا، اس زمانے کے تقاضوں اور ضروریات کا حل نہیں سمجھتا اور وہ اس پر یقین رکھتا ہے کہ جو قیادت اسلام کی تعلیمات پر مبنی ہوگی اور جو فرائض پر پابندی کرائے گی اور ایمانیات پر اصرار کرے گی، اس پر ایمان لانا ضروری ہے، وہ قیادت پر چل نہیں سکتی۔

## پشت پناہ طاقت

اور اب آگے اضافہ یہ ہوا ہے کہ اس کو امریکہ اور اسرائیل چلنے بھی نہیں دیں گے، پہلے صرف اتنا تھا کہ ان کے اندر احساس کمتری خود موجود تھا، اپنے اپنے ملکوں میں اور تعلیم یافتہ طبقوں میں۔ لیکن اب اسے بہت بڑی پشت پناہ طاقت مل گئی ہے بلکہ سرپرست طاقت ملی گئی ہے وہ ہے اسرائیل اور امریکہ، یہ بات بالکل کھل کر سامنے آگئی ہے اور ہم نے یہ بات

www.abulhasanalinadwi.org

عربوں کے اجتماع میں اور رابطہ عالم اسلامی کے موقر ترین جلسے میں جس میں ممتاز ترین فضلاء موجود تھے، یہ بات کھل کر کہی کہ اس وقت کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ اسرائیل اور امریکہ دونوں متحد ہوگئے ہیں جن کے اندر مذہبی طور پر سب سے بڑا تضاد ہے کہ ایک حضرت عیسیٰؑ کو ابن اللہ مانتا ہے اور ایک ان کے نسب اور ان کی شرافت پر الزام لگاتا ہے تہمتیں لگاتا ہے یہ دونوں اس نقطے پر متحد ہوگئے ہیں کہ دنیا سے اسلام کی برتری کو اور اسلام میں جو کشش ہے اور اسلام کی جو روحانی طاقت ہے اور اسلام جو نئی نسل کو کھینچ لیتا ہے اور جس اسلام کو امریکہ اور یورپ میں بھی لوگ قبول کرتے ہیں اور قبول کررہے ہیں ان کی تعداد بڑھ رہی ہے اس کو کسی طریقہ سے ختم کیا جائے، جہاں تک یہود کا تعلق ہے انہوں نے یہ سمجھا ہے کہ اس وقت اگر مغربی اقتدار کو خطرہ ہے تو صرف مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ سے ہے اور اسلام کے عروج اور نئی بیداری سے ہے اور کسی سے نہیں۔ ان کے صحیفوں کا ہمارا براہ راست مطالعہ ہے اس میں صاف صاف یہ تصریحات دیکھی جاسکتی ہیں کہ دنیا کو اخلاقی طور پر اتنا پست بنا دیا جائے اور دیوالیہ بنا دیا جائے یہاں تک (Eunifourd) کی کتاب جو انگریزی میں لکھتی تھی۔ یہودیوں نے اس کو چلنے نہیں دیا، اس میں صاف صاف تھا کہ ناولوں کے ذریعہ، سینما کے ذریعہ، ٹی۔وی کے ذریعہ، نغموں کے ذریعہ، ہر ذریعے سے انسانی اخلاق کو یعنی انسانی (Character) کو، یعنی ایک انسان کو جو ایک کردار عطا ہوا ہے فطرت کی طرف سے بہرحال اس میں خیروشر کی جو تمیز اللہ تعالیٰ نے فطرتاً رکھی ہے اس

www.abulhasanalinadwi.org

و ختم کر دیا جائے اور پوری دنیا کو ایسا بنا دیا جائے کہ جیسے شطرنج کی ایک بساط ہوتی ہے جو اس میں ہے ہمارے قبضے میں ہو، ہم جس مہرہ کو جہاں چاہیں اٹھائیں اور جہاں چاہیں بٹھائیں، اس پر اس وقت اسرائیل اور امریکہ کا ایسا اتحاد ہوا ہے جو اب راز کی بات نہیں رہی اور یہ حقیقت بالکل عیاں ہو گئی ہے۔

تو اس وقت کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہ طبقہ جس کے ہاتھ میں نہ صرف سیاسی قیادت ہے، سیاسی قیادت اپنے اندر وہ نتائج اور مضمرات رکھتی ہے، وہ اثرات رکھتی ہے، وہ وسعت رکھتی ہے اور وہ عمق اور قبول کرنے کی کشش و صلاحیت رکھتی ہے جو کسی چیز میں نہیں ہے۔ اس لئے اس کو مذاہب تک نے اہمیت دی ہے اور اس کے لئے خلافت اسلامی کا نظام بتایا گیا ہے اور اس کے لئے مسلمانوں کو دعوت دی گئی ہے وہ نسلِ انسانی کی رہبری قبول کرے، اور وہ قانون بنائے اور اس کو خدا کے بتائے ہوئے اور رسولؐ کے سکھائے ہوئے راستے پر چلائے، تو بہرحال سیاسی اقتدار محض دو لفظ نہیں کہ جو چیز بار بار کہی جاتی ہے اس کا وزن کم ہو جاتا ہے، جن لوگوں کے ہاتھ میں سیاسی اقتدار ہے پھر اس کے بعد وہ جن کے ہاتھ میں فکری اقتدار ہے اور ذہنی اقتدار ہے، ذہن کی تشکیل کا سامان ہے اور جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے وہ طبقہ تقریباً کہا جاسکتا ہے کہ نوے فیصد نہیں شاید ۹۵ فیصد وہ اسلام کی افضلیت سے اسلام کا واحد اور صحیح اور صادق مذہب ہونے سے اور اسلام ہی کے ذریعہ نجات اور دنیا کی زندگی میں سلامتی کا ذریعہ، اعتدال کا ذریعہ اور امن و امان کا ذریعہ اور اتفاق کا ذریعہ ہونے کا منکر

www.abulhasanalinadwi.org

ہے، ہو سکتا ہے بہت سے لوگوں کے لئے ایک انکشاف ہو لیکن یہ بات علیٰ وجہ البصیرۃ کہہ رہا ہوں اور مطالعہ کی بنا پر کہہ رہا ہوں، اس کے تہہ میں اگر آپ جائیں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ان کی یونیورسٹیوں اور ان کے کورس کو یہاں تک گھر کے ماحول کو بھی اتنا دخل نہیں جتنا ان کو تاریخ میں دخل ہے کہ انہوں نے وہ کتابیں پڑھیں اور ان کو وہ کتابیں مہیا کی گئی ہیں اور اس کے لئے حکومتوں میں امریکہ اور یورپ کے تربیتی اداروں میں، جن کو سرکاری سرپرستی حاصل ہے جن کی منظم کوشش ہے کہ ایسا لٹریچر اس کے ہاتھ تک پہنچے جس سے کہ وہ مذاہب کے اثر سے مایوس ہوجائے بالعموم اور خاص طور پر اسلام کی صلاحیت بقا سے مایوس ہوجائے اور یہ اس کے دل میں بیٹھ جائے کہ اب اسلام اس وقت دنیا کی رہنمائی نہیں کرسکتا، کوئی حکومت اور کوئی سوسائٹی کوئی معاشرہ بھی محض اسلام کی تعلیمات پر قائم نہیں رہ سکتا۔

یہ اس وقت کا سب سے بڑا (Problem) ہے، بہت کم لوگوں نے جس کی اہمیت سمجھی ہے کہ آج ساری کوششیں جو کی جارہی ہیں وہ، وہ نتائج پیدا کررہی ہیں، مجھے معاف کیا جائے میں ناقدری نہیں کرتا۔ میرا ایسی تحریکوں سے الحمدللہ فکری تعلق بھی ہے اور جسمانی تعلق بھی لیکن میں یہ بتاتا ہوں کہ بہت سے لوگ ہیں کہ ابھی تک یہ نکتہ ان کے ذہن میں پورے طور پر نہیں آیا ہے، ذہن نے گرفت نہیں کی ہے کہ وہ ساری تبلیغی اور دعوتی کوششیں وہ اثرات اور وہ نتائج پیدا نہیں کررہی ہیں۔ جو قرون اُولیٰ میں دعوتوں نے پیدا کیا، اس لئے کہ ان دعوتوں کے ساتھ کوئی ایسی تضاد کی چیز

www.abulhasanalinadwi.org

ہیں تھی اور ان کا مقابلہ کسی ایسے لٹریچر سے نہیں تھا، ان کا مقابلہ ان فکری تعبیرات، فکری تعینات، اور فکری دلائل سے بھی نہیں تھا، اس لئے ان کے لئے راستہ صاف تھا اور وہ دعوت صرف دماغوں ہی تک نہیں پہنچی بلکہ دل کی گہرائی میں پہنچ گئی اور ان کے پورے قویٰ پر حاوی ہو گئی آج یہ نہیں ہو رہا ہے، اس کی بڑی وجہ یہی طبقہ ہے جو نہ صرف سیاسی قیادت کر رہا ہے بلکہ وہ اسلام کی فکری قیادت بھی کر رہا ہے اور احساس فکر کا وہ محافظ اور مدافع بھی ہے اور اس میں بہت دخل ان کے مطالعے کو ہے۔ وہ مطالعہ جس کے بارے میں آپ سے کہہ دیتا ہوں ایک تعلیم کا کام کرنے والے ایک مدرس کی حیثیت سے بھی کہتا ہوں، تجربہ کار آدمی کی حیثیت سے بھی، کہ کورس جو پڑھا جاتا ہے اور جن چیزوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے ان میں ایک فرق ہے یہ فرق بتانا اگرچہ نازک کام ہے اور ایک ذمہ داری کی بات ہے اس لئے غلط نتیجہ نہ نکالا جائے، مگر ایک نفسیاتی نکتہ ہے کہ کورس پر ایک طرح جیسے کوئی سرکاری مہر ہوتی ہے، کورس پر اس ادارے کی اور اس نصاب تعلیم کی اور اس نگراں جماعت کی، ایک خاص انتساب کی مہر لگی ہوتی ہے اس لئے وہ ایک طرح سے حجاب بن جاتا ہے لیکن مطالعے کی کتابوں پر یہ نہیں ہوتا۔

بشکریہ

پندرہ روزہ تعمیر حیات

۲۵ ستمبر ۱۹۹۵ء

القادر پرنٹنگ پریس فون ۷۷۲۲۷۸۰۰

www.abulhasanalinadwi.org